



لَا تَكْفُرُوا الشَّيْءَ فَإِنَّهُ لِلْمُسْلِمِ

نہ اکھاڑو تم لوگ کچھ بال کو کہ بیشک وہ مسلمان کا نور ہو

URDU STACKS

بجھدہ رسالہ ہذا

إِذَا لَقِيَ الرَّيْبَ  
فَمَنْعَ نَفْسِ الشَّيْبِ

مؤلفہ جناب

عالم اجل - فاضل اکمل - مولانا حافظ عبدالاول صاحب دیب جون پوری

باہتمام عاصی حافظ عبدالرحمن خان جادو

چھاپریس جون پور میچھیا

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل الخي زينة للرجال، و فرق بها الذكور من ذوات النحال،  
والشيب سريال الوقار ونور الاسلام، و اول من شاب من بني آدم ابراهيم عليه السلام،  
والصلوة والسلام على صاحب الخائف والشامه، الذي قال من شاب شيبه كانت له  
نور ابور الیقین، و علی اللہ واصحابہ، و اتباعہ واخراہ، آمّا یعد جانتا چاہئے کہ  
واڑھی وغیرہ میں جو سفید بال ہو جائیں انکو اکھاڑنا نہ چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
پکے بال کے اکھاڑنے کو منع فرمایا ہے اور سفید بالوں کا اکھاڑنا چنونا کراہنا یہ محض زینت  
اور اپنے بڑھاپے کو چھپانے کی غرض سے ہوتا ہے اور یہ مکروہ اور بدعت ہے۔ کتب فقہیین  
اسکی صحت تصریح ہے۔ اس مسئلہ فقہ شیب کی تحقیق کے واسطے بہت سی کتابوں کے دیکھنے  
کا موقع ملا اور اس ضمن میں اور بھی مسائل نظر سے گذرے جو دوسرے وقت ہدیہ ناظرین ہونگے  
اسوقت صرف اسی بحث کے متعلق کچھ لکھا جاتا ہے جو مسلمان بھائیوں کے حق میں  
سفید ثابت ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ **مِثْلُ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ**

چونکہ اکثر مشائخ صورت بسبب ناواقفیت کے داڑھی مونچھوں کے پکے بال چنوائے۔ اور  
 اوکھڑے دانے۔ کتر دانے۔ کے عادی ہو گئے ہیں اگر انکو منع کیا جاتا ہے تو بگڑ جاتے اور  
 جھگڑا کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور پکے ایک بال کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ ایسے  
 لوگوں کے عمل کو جو عوام میں مقتدا سمجھے جاتے ہوں بہتال اچھا سمجھ کر خود انکے پیرو بن جاتے  
 ہیں اور ویسا عمل کرنے لگتے ہیں ایسا سب سے شائخ و مقتدا سے قوم کے لیے یہ حکم ہے  
 کہ سباحات اور مکروہات سے بھی اجتناب کریں اور ترک اولی امور کے ارتکاب سے بھی  
 باز رہیں تا بہتال اونکی سیرت کو اپنا طرز عمل بنا کر خیرت الدنیا والاخرہ کے مصداق نہ بنیں۔  
 اس مسئلہ تف الشیب کے متعلق بارہا پہلے بھی لوگوں نے فقیر سے استفسار کیا تھا انکو زبانی  
 جواب دیا گیا کوئی قلبی سند نہ دی گئی اسوجہ سے بعض بعض لوگ اپنے فعل سے باز نہ آئے  
 لہذا فقیر نے مناسب سمجھا کہ اس بارہ میں کچھ لکھ کر قلب بند کر دینا چاہئے تاکہ دور دراز مقاموں میں  
 بھی پہونچے اور لوگ اُسکو دیکھ کر ربطہ جہالت اور لجاجت تقلید پائید سے نکلیں پس فقیر نے اسکی متعلق  
 معتبر کتابوں میں جو کچھ پایا اس رسالہ میں جمع کر دیا تاکہ لوگ اُسکو پڑھیں اور موافق حدیث نبوی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے سب لوگ عمل کریں اور تعصب جاہلانہ اور صلابت سفیانہ سے باز آویں اور  
 فضول کی ہٹ دھرمی اور اصرار سے کام نہ لیں۔ اس رسالہ کا نام **ازالة الشیب**  
 فی منع تف الشیب رکھا گیا ہے۔ اور اس میں تین فصلیں ہیں فصل اول میں بڑا پے کی فضیلت  
 فصل ثانی میں پکے بال کی فضیلت۔ فصل ثالث میں پکے بال اوکھڑے دانے کی ممانعت ہے۔  
 واضح رہے کہ جو مضمون جس کتاب سے نقل کیا ہے اُسکا نام بھی لکھ دیا جسکو اعلیٰ ان خصوص  
 وہ اصل کو دیکھ کر اپنا اطمینان کر لے اور راقم الحروف سے خفا نہ ہو کہ وہ اس کام کے لیے مامور  
 و مجبور رہے۔ **ع** بر رسولان بلاغ باشد و بس۔

فصلِ اوّل بوڑھوں کی فضیلت میں۔ ترمذی اور نسائی نے کعب بن مرہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص بوڑھا ہو اور پک جائے اُس کا ایک بال بھی اسلام میں ہوگا پکا بال اُسکے واسطے نور قیامت کے دن۔ اور ابو داؤد نے عمرو بن شعیب کی حدیث جو روایت کی ہے اُس میں یوں ہے مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً۔ جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا لینے ایک بال سفید ہو مسلمان میں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے بسبب اُسکے ایک نیکی اور دور کرتا ہے بسبب اُسکے اُسکی ایک خطا اور بلند کرتا ہے اُسکا بسبب اُسکے ایک درجہ۔ اور اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔ اور امام جلال الدین سیوطی نے ام سلمہ بنت ملحان انصاریہ کی روایت والی حدیث (جسکی حاکم نے کتاب الکافی والالاقاب میں تخریج کی ہے) جامع صغیر میں نقل کی ہے مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا مَالًا يُفَيْتِرُهَا۔ یعنی جو بوڑھا ہو اوروے ایک بال پکنے کے اسلام کی حالت میں تو ہوگا اُسکے واسطے نور جب کہ اُسکو بگاڑے نہیں۔ ظاہر ہے کہ پکے بال کو بگاڑنے کی دو ہی صورت ہی یا تو سیاہ خضاب کر لے اور جو ان بنجائے یا اسکو دور کر دے۔ دونوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مگر منہدی کے ساتھ وسمہ ملا کر خضاب کرنا درست ہے۔ اور نزہۃ المجالس صنفہ علامہ عبد الرحمن صفوری کی جلد ثانی میں یہ روایت ہے۔ اَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْبَ عَلَى عَبْدِ الْمُؤْمِنِ نُورًا مِنْ نُورِي وَأَنَا أَكْرَمُ مَنْ أَنْشَرَقَ نُورِي بِنَاسِرِي۔ خداوند کریم نے خبر دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بوڑھا یا پکا بال میرے مومن بندے کے اوپر ایک نور ہے

نیز العباس

میرے نور سے اور میں سب سے بڑھ کر بزرگ ہوں نہ جلاؤن گا اپنے نور کو اپنی آگ سے  
 اور بھی اسی کتاب میں ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شاب  
 شیبۃ فی الاسلام یقول اللہ تعالیٰ مرّجاً بعدی ہذا صفة من ابيضت  
 له شعرة واحدة ویقول اللہ عز وجل قد وهبت سواد صحیفتك لبیاض  
 شیبتك قالت عائشة رضی اللہ عنہا من مات وقد شاب فیکف بمن مات وهو شاب  
 فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتی کُلُّہم یقومون من قبورہم وقد شاب  
 شعورہم لصیبة ملک الموت علیہ السلام۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو  
 شخص بوڑھا ہو اور ایک جاے اسکا ایک بال اسلام میں تو فرماتا ہے حق تعالیٰ بہت اچھا ہے  
 بندہ میرا۔ یہ حال اس شخص کا ہے جسکا ایک بال سفید ہو امو۔ اور فرماتا ہے حق تعالیٰ عز وجل  
 اس بوڑھے کو کہ میں نے تیرے نامہ اعمال کی سیاہی کو تیرے سفید بال کو بخش دیا یعنی بسبب  
 سفید بال کے نامہ اعمال کی سیاہی کو مٹا دیا۔ اس بات کو سن کر حضرت عائشہ صدیقہ  
 نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ فضیلت تو اسی کے واسطے ہے جو بوڑھا ہو  
 مرا ہو پس کیا حال ہو گا اوسکا جو جوان مرے اس کے جواب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے یہ فرمایا کہ میری اُمت سبکی سب جب اپنی قبروں سے اٹھی گی تو سب کے  
 بال یکے ہوں گے ملک الموت کی ہیبت سے۔ اور یہ روایت بھی اس میں دیکھی گئی ہے  
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الشیخیم فی قومہ کالنبی فی اُمتہ  
 بوڑھا آدمی اپنی قوم میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت میں جیسے بزرگی اور مرتبہ اور خدا  
 پرستی اور نیک میرتی میں اکثر بوڑھے اکثر جوانوں سے اچھے ہوتے ہیں۔ جوانوں  
 کی نسبت سے بوڑھوں میں اخلاق حمیدہ اور افعال پسندیدہ زیادہ ہوتے ہیں جیسے

نیز العباس

روض الاخیار بہ نسبت امت کے نبی میں جملہ اوصاف مرضیہ زیادہ ہوتے ہیں۔ اور روض الاخیار

مصنف علامہ شیخ محمد بن قاسم میں ہے۔ وکان عمرہ لا یغیر شیبہ بشئ وقال سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شاب شیبۃ فی الاسلام فلہ نور

یوم القیمۃ فلا أحب أن اغیر نوری حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بچے بال کو

سفید ہی رکھتے تھے اور کھتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

سنا ہے کہ جو بوڑھا ہو اسلام میں تو اس کے واسطے نور ہو گا قیامت کے دن تو میں نہیں

چاہتا کہ اپنے نور کو تغیر دوں۔ یہ آپ کا اجتہاد تھا اور اسی خیال کے بعض صحابہ نے خضاب

نہیں کیا۔ مگر خضاب کی حدیثیں مرفوع اور صحیح اور بڑی تاکید کے ساتھ مروی ہیں خضاب

کی حدیثیں اور میں ہیں اور یہ حدیثیں بوڑھوں کے فضائل و مناقب میں ہیں خضاب کی

پوری تحقیق میں نے اپنے اردو کے رسالہ حسن الثواب فی عمل الخضاب میں کی ہے

اور بھی کتاب روض الاخیار میں ہے وعنه صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا یتخف

بھم الا منافق۔ امام مفسر و ذو شیبۃ فی الاسلام و ذو علم یعنی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخص ہیں جنکو سوائے منافق کے کوئی بے قدر نہیں

سمجھتا ہے ایک تو سردار مصنف۔ اور دوسرا بوڑھا مسلمان۔ اور تیسرا عالم۔ اور بھی اسی کتاب

میں یہ حدیث مروی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ الشیبۃ نوری

فلا یجمل بی ان احرق نوری بنادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی

ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ پکا بال میرا نور ہے تو بہتر معلوم ہو گا مجھے کہ میں اپنے

نور کو اپنی آگ سے جلاؤں۔ اور کتاب فوائد جلیلہ بحیث شرح شمائل ترمذی مصنف

علامہ محمد بن قاسم بسوس میں ہے۔ عن کعب بن صرۃ قال قال رسول اللہ

فوائد جلیلہ

صلی اللہ علیہ وسلم من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نوراً یوم القیمة  
رواہ الترمذی وخرج الطبری من حدیث عمرو بن شعیب عن ابيه  
عن جدہ مرفوعاً من شاب شیبۃ فی لہ نورٌ۔ یعنی جو اسلام میں بوڑھا ہو گا وہ  
بوڑھا ہوا اسکے واسطے نور ہوگا قیامت کے دن۔ یہ حدیث ترمذی کی روایت کی ہے۔

اور طبری نے عمرو بن شعیب کی حدیث مرفوعاً یون روایت کی ہے کہ جو بوڑھا ہو تو اسکا پٹکا  
بال اُسکے واسطے نور ہوگا۔ واضح ہو کہ بوڑھا پاسب نورانیت کا ہے اسلئے کہ بوڑھا پاؤ قارہے  
اول بنی آدم سے جو بوڑھا ہوے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب انھوں نے بوڑھا پا  
دیکھا داڑھی میں یعنی پکا بال جب داڑھی میں دیکھا تو کھا گیا ہے یہ اسے میرے رب  
جواب آیا کہ یہ وقار ہے عرض کیا کہ خداوند از یادہ کرو قار میرا۔ اور وقار مانع آتا ہے  
آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے توبہ اور طاعات کا اور یہ سبب نور کا ہوتا  
کہ دوڑتا ہوگا آگے مومن کے ظلمات حشر میں جیسا کہ مذکور ہے اس آیت میں۔ یسئٰی نورہم  
بین ایدہم و بایمانہم پس باین توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہو سیکے  
ایک حدیث میں صریح آیا ہے اور اگر مراد نورانیت سے جمال و صورت اور صفائی باطن اور سیرت  
نیک ہو کہ بوڑھوں کو اس عالم میں حاصل ہوتی ہے بعید نحو یہ مضمون مظاہر حق سے لیا گیا ہے  
اور بدور مسفرہ مصنف علامہ سید محمد حق حنفی میں ہے کہ ترمذی نے عثمان بن عفان سے اور

بدور مسفرہ

ابن جہان نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے اُن دنوں صحابیوں نے کہا کہ فرمایا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ جل شانہ نے کہا۔ اذ ابلیخ عبدی اربعین سنة  
عافیتہ من البلیا الثلاث من الجنون والجذام والبرص فاذا بلغ خمسین سنة  
حاسبته حساباً یسیراً فاذا بلغ ستین سنة حُبِّبْتُ الیہ لاناۃ فاذا بلغ سبعین سنة



احبته الملائكة فاذا بلغ ثمانين سنة كُتبت حسناته والقيت سيئاته فاذا بلغ  
 تسعين سنة قالت الملائكة اسير الله في ارضه وغفر له ما تقدم من ذنبه وما  
 تأخر وشفع في اهل بيته يعني جب میرا بندہ چالیس برس کا ہوتا ہے تو میں تین قسم کی بلاؤں  
 سے اسے بچا دیتا ہوں جنوں اور جذام اور برص سے اور جب پچاس برس کا ہو جاتا ہے  
 تو اس سے تھوڑا سا حساب کرونگا۔ اور جب ساٹھ برس کا ہو جاتا ہے تو اس کو خدا کی  
 طرف رجوع کرنا پسند کر دیا جاتا ہے اور جب ستر برس کا ہو جاتا ہے تو فرشتے اس کو  
 محبوب جانتے ہیں اور جب اسی برس کا ہو جاتا ہے تو اس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور  
 بدیاں بھینک دی جاتی ہیں اور جب نوے برس کا ہو جاتا ہے تو اس سے فرشتے کہنے لگتے  
 ہیں کہ وہ خدا کا قیدی دنیا میں ہے اور اس کی کل گناہیں اگلی پچھلی معاف کی جاتی ہیں اور وہ اپنے  
 گھر والوں کی شفاعت کریگا۔ اور ابو ہریرہ کی حدیث میں اس قدر اور زیادہ مروی ہے۔  
 فاذا بلغ مائة سنة سمى حبيب الله فلا يرضى حق على الله عز وجل ان لا يعذب بحبيبه  
 اور جب سو برس کا ہوتا ہے تو اس کا خطاب حبیب اللہ ہوتا ہے یعنی دنیا میں وہ خدا کا دوست  
 ہے اور اللہ کو مناسب ہے کہ اپنے دوست کو عذاب نہ کرے۔ اور یہی کی روایت میں جو  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں یہ لفظ اور زیادہ ہے۔ فاذا بلغ السبعين احبته الله و  
 احبته اهل السماء اور جب ستر برس کا ہو جاتا ہے تو اللہ اس کو دوست بنا لیتا ہے اور دوست  
 رکھتے ہیں اس کو آسمان والے۔ اور عبد الرزاق کی روایت میں جو ابن عباس سے مروی  
 ہے یہ لفظ اور زیادہ ہے فاذا بلغ الثمانين استخيا الله تبارك وتعالى ان يعذبه  
 فاذا بلغ التسعين كان اسير الله في ارضه ولم يخط عليه القلم بحرف۔ اور جب  
 اسی برس کا ہو جاتا ہے تو شرم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذاب کرنے سے اور جب نوے

فصل ثانی

برس کا ہو جاتا ہے تو ہوتا ہے خدا کا قدسی دنیا میں اور قلم اسکی برائیوں کا ایک حروف بھی نہ لکھتا  
**فصل ثانی** پکے بال کی فضیلت میں۔ حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد میں سب کے  
 پہلے جسکا بال پکائیے سفید ہوا وہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ یحان دو باتیں قابل الذکر ہیں۔  
 اول یہ کہ ابراہیم علیہ السلام کے بال کچنے اور سفید ہونیکی کیا وجہ ہے حالانکہ اونکے پہلے کر  
 انبیا و نبیا میں اون سے بھت زیادہ عمر کے گزر چکے جیسے آدم شیش توح وغیرہم ہیں۔  
 اور دوسرے یہ کہ ابتدا پکے بال کی کیونکر ہوئی۔ اول کا یہ بیان ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام اور  
 انکی بیوی حضرت سارہ دونوں بوڑھے ہو گئے اسوقت اسحق علیہ السلام پیدا ہوئے  
 اور انکی والدہ سارہ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی تو ابراہیم علیہ السلام کی قوم کھنے لگی کیا تم لوگ  
 اسی ہماری قوم ان دونوں بڑھے بڑھی کو نہیں دیکھتے کہ ایک لڑکا کسی کا پالیا اور اُسے اپنا لڑکا  
 مشہور کر رہا ہے بھلا ایسے بوڑھے کے بھی کھین اولاد ہوتی ہے اسوقت حق تعالیٰ نے اسحق  
 علیہ السلام کی شکل مثل ابراہیم علیہ السلام کے کر دی جب اسحق بڑھے ہو گئے تو باپ  
 بیٹے میں فرق نہیں کیا جاسکتا تھا تو حق تعالیٰ نے ماہ الفرق اسی بوڑھا ہے کو کر دیا تب  
 لوگوں کا شبہ بھی جاتا رہا اور باپ بیٹے میں فرق بھی کرنے لگے۔ **لعطیفہ** جب ابراہیم  
 علیہ السلام نے اپنے سر میں پکا بال دیکھا تو گھبرا کر کھنے لگے کہ اسی سر سے رب یہ کیا ہے  
 تو خداوند کریم نے وحی بھیجی کہ۔ **هَذَا مِرْبَالُ الْوَقَّاسِ وَنُورُ الْإِسْلَامِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا الْبَسْتَهُ**  
**أَحَدًا مِنْ خَلْقِي يَشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدَى لَا شَرِيكَ لِي إِلَّا اسْتِغْيِثْ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**  
**إِنْ أَنْصَبَ لَهُ مِيزَانًا وَأَتَرَاهُ دِيُونًا أَوْ أَعَذِبَهُ بِالنَّارِ فَقَالَ يَا رَبِّ نَزِدْنِي وَقَارًا أَصْبَحَ**  
**وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلَ الثَّقَامَةِ الْبَيْضَاءِ** یہ جامہ وقار کا اور نور اسلام کا ہے قسم ہے مجھ کو  
 اپنی عزت اور جلال کی نہ پھناؤں گا او سے اپنے کسی بندہ کو جو گواہی دے اسکی کہ

مین ہی ایک اسجد برحق ہوں اور میرا کوئی سا بھی نہیں ہے مگر شرمناؤنگا مین اُس سے  
 قیامت کے دن کہ اویسکے اعمال کے تو لے کے یہ ترازو کھڑا کروں اور اُسکا نامہ اعمال  
 کھولوں یا اوسکو آگ کا عذاب کروں تو کھلا ابراہیم علیہ السلام نے اسے میرے رب  
 زیادہ کر تو مجھ کو قار پس جب صبح کو ابراہیم علیہ السلام اُٹھے تو دیکھا اپنے سر اور داڑھی  
 کے بال کو کُتر غائب پھول کی طرح سفید ہو گیا ہے۔ اور ابتدا آپ کے پکے بال کی یوں ہوئی کہ  
 جب حق تعالیٰ کو منظور ہوا کہ ابراہیم خلیل اللہ کا بال پکے تو آسمان سے ایک کف دست  
 نمودار ہوا اور اُسکے دو انگلیوں مین ایک پٹا ہوا سفید بال تھا رشتہ رشتہ وہ کف  
 دست ابراہیم علیہ السلام کے قریب آتا گیا یہاں تک کہ جب بالکل اون کے نزدیک  
 پہنچ گیا تو اوس سفید بال کو ابراہیم علیہ السلام کے سر پر چھوڑ دیا اُس وقت گہرا کر اپنے  
 پوچھا تھا کہ یہ کیا چیز ہے یہ ہے اتنا بال سفید ہو سنے کی۔ پکے بال کی ففہیاست مین  
 وہ حدیث مین ہی پڑتی ہے پانچویں فصل مین مذکور ہو چکین کیونکہ اون کو دونوں فصل  
 سے مناسبت ہے۔ بنجیال طوالت تکرار سے احتراز کیا گیا۔ ترجمہ المجالس مین حضرت  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ بڑے  
 آدمی کے منہ کی طرف صبح اور شام کو دیکھتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ہر سجدہ و دُعا  
 عظمیٰ و سرق جلدک و اقتراب اجلک فاستخرج منی فی استجی منك۔ یعنی بہت اور  
 زیادہ ہو گئی تیری سسر اور پتلی ہو گئی تیری ہڈی اور باریک ہو گیا تیرا چہرہ اور قریب  
 آگئی تیری موت۔ پھر یہ ہے کہ چونکہ مین تجھے شرماتا ہوں۔ کہ مین تجھے کیسے  
 عذاب کروں کہ تو بڑھا ہو گیا ہے اور تو مجھے نہیں شرماتا کہ میرا تو گناہی کرتا جاتا ہے  
 اور میری نعمتوں کے شکر یہ مین عبادت نہیں کرتا اور مصیبت مین نہیں مڑتا

ترجمہ المجالس

سہ فدا شرم دار و زاریشیں سفید بہ سلمان ہا یو! یہ عبرت کا مقام ہے۔  
 اسی مقام پر میں ایک حکایت نقل کرتا ہوں جو اس فضل کے مناسب اور قابلِ عبرت ہے۔  
 حکایت قاضی یحییٰ بن اکثم کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو اُن سے پوچھا  
 کہ خدا نے تمہارے ساتھ میں کیا معاملہ کیا انھوں نے جواب دیا کہ خدا مجھ کو اپنے سامنے  
 کھڑا کر کے مجھ سے کہنے لگا کہ یہ کار بڑا ہوتا تو نے ایسا کیا اور ایسا کیا تو میں نے عرض کیا کہ یہ سب  
 ٹھیک ہے مگر میں نے تیری طرف سے ایسے امور لوگوں سے نہیں بیان کئے جو قصور  
 کیا خود کیا دوسروں کو گمراہ نہیں کیا حدیثی معمر عن الزہری عن عمروة عن عائشة  
 عن محمد صلی اللہ علیہ وسلم عن جبریل عنک انک قلت انی لا استحي ان اعدب  
 شيبة ثابت فی الاسلام فقال تعالیٰ صدق معمر والزہری وعروة وعائشة ومحمد  
 وجبریل وصدقنا انا ذہب فقد غفرتُ لک۔ بیان کیا مجھے معمر نے سنا انھوں نے  
 عروہ سے انھوں نے عائشہ سے انھوں نے محمد سے اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے  
 جبریل سے انھوں نے مجھ سے کہ تو نے کہا ہے کہ بیشک میں شرم کرتا ہوں اس بات سے  
 کہ عذاب کروں میں پکے ایک بال کو جو اسلام میں پکا ہو یعنی پکے بال والی کو۔ تو فرمایا  
 حق تعالیٰ نے سچ کھا سمر نے اور زہری اور عروہ اور عائشہ اور محمد اور جبریل نے اور سچ کھا میں نے  
 تم جاؤ یعنی بہشت میں۔ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری گناہوں کو معاف کر دیا۔ اور سراج سیر  
 شرح جامع صغیر سیوطی میں علامہ عزیزی حدیث مَرْتَبَاتِ شَيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ  
 کانت له نوراً يوم القيامة کی شرح میں لکھتے ہیں۔ مناوی نے کھا ہوا گاوہ بگا بال  
 خود نور کہ وہ بال والا قیامت کے روز اُس پکا بال کی روشنی میں چلے گا۔ اس  
 قول پر علامہ شیخ محمد حنفی نے یہ حاشیہ چڑھایا ہے اِی خَلَقَ اللّٰهُ لَهُ نَوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جسے دینے والا ہے یعنی پیداکرے گا حق تعالیٰ پکے بال والے مسلمان کیواسطے قیامت کے روز ایسا نور کہ وہ اُس نور میں کے آگے چلتا رہے گا۔ سبحان اللہ۔

**فصل ثالث** پکے بال اکھاڑنے کی ممانعت میں۔ امام احمد اور ابو داؤد نے

روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا تَتَّبِعُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نَوْرُ الْمُسْلِمِ نہ اکھاڑو سفید بالوں کو اسلئے کہ سفید بال مسلمانوں کے واسطے نور ہے بحسب اس حدیث کے مکر وہ ہے چٹنا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کے جیسا کہ مظاہر حق میں ہے۔ اور کتاب

نزہۃ الناظرین مصنفہ علامہ شیخ تقی الدین جلی میں حدیث مذکور کے تحت میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول یوں نقل کیا ہے قال الغزالی رَدَّ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَهَادَةً مَنْ كَانَ يَنْتَفِ حَيْثُ تَهَّ كَمَا إمام غزالی نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی شہادت

کو مردود کیا ہے جو اپنی داڑھی کے بال کو اکھاڑتا تھا۔ یعنی ایسا آدمی مردود الشہادۃ ہے۔ اور مذاق العارفین میں ہے۔ اور حضرت عمرؓ اور ابن ابی لیلیٰ قاضی مدینہ منورہ

نے اُس شخص کی گواہی قبول نفرمائی جو اپنی داڑھی کو اکھاڑا کرتا تھا۔ یعنی یہ لوگ داڑھی کے اکھاڑنے والے کو مردود الشہادۃ سمجھتے تھے۔ اور کتاب کشف الغمہ جلد اول مصنفہ

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے وَكَأَنَّ صَليَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَفِ عَنِ الشَّيْبِ وَيَقُولُ إِنَّهُ نَوْرُ الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ تَتَفَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

مِثْلَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُحَّتْ تَطْعَمُهُ فِي وَجْهِهِ یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پکے بال اکھاڑنے کو منع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بیشک پکا بال قیامت کے دن مسلمان

کیواسطے نور ہوگا اور جو شخص اکھاڑیگا ایک بال سفید کو تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن نیزہ ہو جائیگا اور مارے گا وہ نیزہ اس کے منہ میں۔ یعنی دنیا میں جو شخص کہ اپنا سفید ایک بال

فصل ثالث

مسند احمد سنن ابو داؤد

نزہۃ الناظرین

مذاق العارفین

کشف الغمہ

بھی اکھاڑیگا تو قیامت کے روز وہی بال بصورت نیزہ کے اُسکے آگے آویگا اور اکھاڑنے والے کے مونچھ کو چھیدے گا۔ یہی سزا ایک سفید بال کے اکھاڑ نیکی۔ اسی پر اُسکے حال کو بھی قیاس کرنا چاہئے جس نے بہت سے سفید پکے بال خود اپنے ہاتھ سے اکھیڑے یا دوسرے سے چنوائے کہ اُسکے لیے قیامت کے دن کتنے نیزے تیار ہونگے اور وہ کتنی چوٹ کھائے گا مسلمان بھائیو! یہ عبرت کا مقام ہے۔ اور کتاب سراج المنیر شرح جامع صغیر میں علامہ عزیزی رحم نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من شباب شبیۃ فی الاسلام کی حدیث کیون بیان کی۔ اسکی وجہ میں علقمی کا وہ قول نقل کیا ہے جو طارق بن حذیف سے روایت ہے کہ ایک حجام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھ کترتا تھا اس حالت میں اوسنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا۔ تو اوسنے اپنا ہاتھ بڑھایا اور جکا اُس ایک بال سفید کے کترنے کے لیے۔ فَاَمَسَّکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اُسکا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا من شباب شبیۃ فی الاسلام الخ پس اسی بنا پر پکے بال کا اکھاڑنا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ فاعل و مفعول دونوں کیلئے (یعنی جو اکھاڑے اور جو اکھیڑا وے دونوں کے حق میں کراہت ہے) امام نووی شراح صحیح مسلم نے فرمایا ہے کہ اگر پکے بال کے اکھاڑ نیکی حرام کھا جاوے اس سبب سے کہ اس بارہ میں صاف حدیث صحیح وارد ہے تو بیجا نھوگا۔ پھر علامہ عزیزی فرماتے ہیں کہ پکے بال کے اکھاڑنے میں کوئی فرق نہیں ہے چاہے داڑھی کا ہو یا سر کا یا مونچھ کا یا بچے کا یا ابوہریرہ کا یا خسارہ کا ہو کہ میں سے پکا بال اکھاڑنا ناجائز ہے۔ اور یہ حکم عام مرد

یہ عقیقہ کا ترجمہ ہے۔ اور یہ اُس مجموعہ بال کو کہتے ہیں جو نیچے کے ہونٹھ کے نیچے داڑھی کے اوپر کچھ ہونٹھ سے بال ہوتے ہیں ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ

عورت سب کے واسطے ہی انتہی یعنی مرد ہو خواہ عورت اپنا پکا بال کہن سے نہ اکھڑے  
 اور کتاب <sup>۱۲۹</sup> نواہب لدینہ حاشیہ شمائل محمدیہ میں علامہ ابراہیم بجوری نے لکھا ہے بیکرہ

نواہب لدینہ۔

تتف الشیْب عند اکثر العلماء لحديث مرفوع لا تتفوا الشیْب  
 فانه نور المسلم رواه الأربعة وقالوا حسن آھ مکروہ ہے بکے بال کا اکھاڑنا  
 اکثر علما کے نزدیک کیونکہ اس بارہ میں حدیث مرفوع یہ ہے نہ اکھاڑو تم لوگ بکے بال کو  
 کیونکہ وہ مسلمان کی واسطے نور ہے اس حدیث کو سواے بخاری اور مسلم کے چاروں صحاح  
 والوں نے روایت کیا ہے۔ اور ان لوگوں نے کھا کہ یہ حدیث حسن ہے انتہی۔ اور

جمع الوسائل

کتاب <sup>۱۳۰</sup> جمع الوسائل شرح شمائل میں علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے  
 ثم انفت الشیْب بیکرہ عند اکثر العلماء لحديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن  
 جدك مرفوع لا تتفوا الشیْب فانه نور المسلم رواه الأربعة وقال الترمذی حسن  
 قد روایہ عن طریق قتادة عن انس قال کان یکرہ تتف الرجل الشعر البیضاء من  
 رأسه وحیثہ وقال بعض العلماء لا یکرہ تتف الشیْب الاعلی وجہ التزیین انتھے  
 پس بیشک اکھاڑنا بکے بال کا مکروہ ہے۔ نزدیک اکثر علما کے بسبب عمرو بن شعیب کی  
 مرفوع حدیث کے جو حضرت نے فرمایا ہے۔ نہ اکھاڑو تم لوگ بکے بال کو کیونکہ وہ مسلمان  
 کی واسطے نور ہے اس حدیث کو سواے بخاری اور مسلم کے صحاح والوں نے روایت  
 کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور مسلم نے بطریق قتادہ حضرت  
 انس سے روایت کی ہے۔ کہا انس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سمجھتے  
 تھے۔ کہ مسلمان آدمی اپنے سر اور داڑھی کے بالوں سے پکا بال سفید اکھڑے  
 اور بعض علما نے کہا ہے کہ زینت اور خوبصورتی کی واسطے پکا بال اکھڑنا مکروہ ہے

ورنہ نہیں۔ اہم اور یہ امر سب پر ظاہر ہے کہ اگر زینت نہ منظور ہو تو کوئی کیون اپنا کاجا بال  
بیفاندہ اکھاڑے گا جو اکھاڑتا ہے وہ اسی غرض سے اکھاڑتا ہے کہ میں جوان معلوم ہوں اور  
خوشترین مجھے بڑا نہ سمجھیں اور میرے حسن میں پیری کا بدنام نہ لگے۔ اور کتاب ۲۱۹

فوائد جلیلہ

فوائد جلیلہ بھیہ شرح شمائل محمدیہ مصنفہ علامہ محمد بن قاسم حسوس رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ  
یکرہ تنف الشیب عند اکثر العلماء لحديث لا تنتفوا الشیب فانہ نور انیسلم  
رواہ الاربعہ وقال الترمذی حسن وقال بعض العلماء لا یکرہ تنف الشیب الا علی  
وجه التزیین قال ابن العربی وانما یکرہ من التنف دون الخضب لان فیہ تزیین  
المخلقة من اصلہ سئل مالک عن تنف الشیب فقال ساعمل حلما ما یکرہ الخصب  
الی من تنفہ قبل له فقرضہ قال اکرہ ان یقرضہ من اصلہ وهو فاسد فی یشربہ  
التنف اھ مکروہ ہے اکھاڑنا پکے بال کا نزدیکی اکثر علماء کے بسبب حدیث لا  
تنتفوا الشیب کے جسکو صحاح والون نے سوائے بخاری اور مسلم کے ردایت  
کیا ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نہیں مکروہ  
ہے اکھاڑنا پکے بال کا مگر زینت کی واسطے مکروہ ہے۔ ابن العربی نے کہا  
کہ پکے بال کا اکھاڑنا ہی منع ہے نہ خضاب کرنا اس واسطے کہ اکھاڑنے میں تغیر خلقت  
کی جڑ سی ہوتی ہے۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ اکھاڑنا پکے بال کا کیسا ہے اگر  
کسی نے اکھاڑا تو کیسا فعل کیا انھوں نے اس کے جواب میں فرمایا کہ حرام کام نہیں  
کیا۔ اس واسطے کہ حرام کام وہ ہے جسکی حرمت نفی قطعی سے ثابت ہو اور فرمایا کہ  
اے اکھاڑنا پکے بال کا میرے نزدیک بہت پسندیدہ اور بہتر ہے۔ پھر اس سے پوچھا  
گیا کہ اچھا تر اسٹنا اور کتر وانا پکے بال کا کیسا ہے فرمایا کہ مکروہ سمجھتا ہوں اسکو



کہ پکے بال کو جڑ سے کتر واد سے اور جڑ سے کتر وانا میرے نزدیک اکھاڑنے کی طرح ہے  
 انتہی۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جیسا امام مالک کے نزدیک پکے بال کا کتر وانا  
 بُرا اور مکروہ ہے ویسا ہی اکھیڑ وانا بھی مکروہ ہے۔ اور کتاب حد یقہ <sup>۲۷۳۹۵۵</sup> ندیہ  
 شرح طریقہ محمدیہ مصنفہ علامہ عبد الغنی نابلسی میں ہے قال والد شرح فی شرحہ علی  
 الدرر ولا ینتفع الشیب کافی المجتہد والینابیع علی وجہ التزیین کذا فی الخلاصۃ انتقل  
 والمفہوم ان التتف اذا کان علی وجہ الزینۃ والتحسین لا یأسبہ انتقل۔  
 میرے والد رحمہ اللہ نے شرح درر میں لکھا ہے اور نہ اکھاڑے جاوین پکے بال جیسا کہ کتاب  
 مجتہبی اور کتاب ینابیع میں ہے واسطے زینت کے جیسا کہ خلاصہ میں ہے انتہی اور اسکا  
 مطلب یہ ہے کہ پکے بال کا اکھاڑنا جبکہ آرائش اور خوبصورتی کے لیے نہ ہو تو کچھ نقصان  
 نہیں ہے۔ انتہی اور کتاب وسیلہ <sup>۲۷۳۹۵۵</sup> احمدیہ شرح طریقہ محمدیہ مصنفہ علامہ رجب افندی  
 میں ہے جسکا ترجمہ یہ ہے اور بیشک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اوکھاڑو  
 تلگوں سفید بالوں کو کیونکہ تحقیق وہ مسلمان کا نور ہے تو جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو  
 اور اسکا ایک بال پکے تو لکھ گا اللہ تعالیٰ بسبب اُس پکے بال کے اوسکے واسطے ایک  
 نیکی اور دور کریگا بسبب اوسکے ایک خطا اور بلند کریگا بسبب اوسکے ایک درجہ۔ اور  
 یہ فضیلت اسوجہ سے ہے کہ پکا بال عقلمند کو غرور سے باز رکھتا ہے اور بلاتا ہے  
 آخرت کی طرف اور توڑتا ہے یہود وہ خواہشوں کو اور مائل کر دیتا ہے بندہ کو عبادت  
 اور طاعات کی طرف اور یہ سب موجب ثواب کا ہے۔ جو چھوٹا بیوا ہے آخرت  
 میں نور کی طرف اٹھ اور کتاب اشعۃ <sup>۲۷۳۹۵۵</sup> اللغات شرح مشکوٰۃ میں شیخ محدث دہلوی نے  
 حدیث لا تنفقوا الشیب فانہ نور المسلم کا ترجمہ یوں لکھا ہے۔ نہ چنید بیوا ہے

حدیثہ کبریٰ

وسیلہ احمدیہ

اشعۃ اللغات

سفید را زیر کہ پیری سبب نورانیت مسلمان است۔ اور حدیث من شباب شیبۃ  
 کت تحت من یہ مضمون لکھا ہے۔ لیکن اینجا محل سوال و اشکال است کہ چون پیری سبب  
 نورانیت است در دنیا و آخرت پس پوشیدن و تغیر دادن صورت آن بخضاب چرا مشروع  
 شد۔ تمیگویند کہ مشروعیت آن بچھت مصلحت دیگر است دینی و آن از غام اعداد و اظہار  
 جلالت و تاضیف نہ پندارند و دلیل نشوند۔ اگر گویند کہ پس چرا نتف نیز برائے این مصلحت  
 جائز نہ باشد۔ گوئیم کہ نتف از سبب بر کردن پیری است از اصل و مفضی است در آخر تبسویۃ  
 وجہ و سوسے منظر بخلاف خضاب کہ زیادت و صفی است بدان پس فرق باشد میان این  
 و آن و در جواز نتف شیب اگر نہ بقصد تزئین و تکلف باشد رواستہ از امام ابو حنیفہ آمدہ  
 است و امام محمد گرفتہ لا باس بل لیکن مختار خلاف آنست و امداء علم اھل یعنی اس جگہ ایک  
 سوال اور اشکال پیدا ہوتا ہے کہ جب سفید بال دنیا و آخرت میں نورانیت کا سبب  
 ہے تو اسکو چھپانا اور اسکی صورت خضاب کر کے بگاڑنا کیون مشروع ہوا۔ جواب  
 اسکا یہ ہے کہ خضاب کی مشروعیت دوسری دینی مصلحت کی واسطے ہے وہ یہ ہے  
 کہ خضاب سے دشمنان دین کو دبانا اور اپنی قوت کا ظاہر کرنا ہے تاکہ وہ لوگ مسلمانوں  
 کو کمزور نہ جانیں اور دلیل نہ ہوں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسی مصلحت کی واسطے  
 پکے بال کا اکھاڑنا کیون جائز نہ ہوا۔ تو اسکا یوں جواب دین گے کہ نتف میں پکے  
 بال کو جڑ سے اکھاڑنا ہوتا ہے جسکا نتیجہ آخر کو یہ ہوگا کہ چنوا تے چنوا تے منہ صاف اور  
 بد صورت ہو جائیگا بخلاف خضاب کہ نیلے کہ اس میں سفید بالوں میں صرف سُرخ ہی آتی  
 ہے اور یہ ایک وصف زیادہ ہوتا ہے سفید بال پر کہ سفید کا سُرخ ہو جاتا ہے  
 اور پکا بال موجود رہتا ہے تو اکھاڑنے اور خضاب کرنے میں فرق ہے۔ اور پکے بال کا

ف  
 قول مفتی ہے

اکھاڑنا زینت اور آرایش اور بناوٹ کے لحاظ سے اگر ننھو تو ایک روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اسکے جواز کی آئی ہے اور امام محمد نے کہا اس صورت مذکورہ میں کچھ مضائقہ نہیں ہے مگر مختار و مفتی بقول اسکے خلاف ہے۔ آہر یعنی مفتی بہ قول یہ ہے کہ پکا بال نہ اکھاڑا جاوے۔ اور کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری نے من شاب شیبہ کی شرح میں یہ لکھا ہے ای شعرة واحدة بیضاء آہ۔ یعنی جسکا کچے ایک بال اور سفید ہو جاوے۔ تو اسکے لیے یہ فضیلت ہے جو اوپر کہی ہو مذکور ہو چکی۔ تو ایک بال جو اسلام میں پکے اُسکو بھی غنیمت جانتا چاہئے اور امید خداوند کریم سے یہ کہنی چاہئے کہ شاید اسی ایک بال سے میری نجات ہو اور میں مورد الطاف خداوندی ہوں اور اس اسلامی نور کو بحفاظت تعظیم سے رکھے اور اسکی تکریم کرے جیسا کہ ابو داؤد کی حدیث ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے من کان لہ شعر فلیکرمہ یعنی جسکی داڑھی میں ایک بال بھی ہو تو چاہیہ اُسکی تعظیم اور قدر کرے۔ اور صحاح ستہ کی مشہور کتاب مجتبہ جو نسائی کے نام سے مشہور ہے اس میں پکے بال اکھاڑنے کے منع میں ایک مستقبل باب ۲۶ ہی باندھا ہے اور اس لفظ سے تعبیر کیا ہے باب النہی عن نتف الشیب اور اس باب میں عمرو بن شعیب کی حدیث لائے ہیں جسکو ہم پچھلے لکھ چکے ہیں۔ اور ملا علی قاری نے مرقات میں اس مسئلہ کے متعلق جو لکھا ہے اسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہا میرک نے پکے بال کا اکھاڑنا بہت سے علما کے نزدیک مکروہ ہے حکم حدیث عمرو بن شعیب کے جسکو انھوں نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ اکھاڑو تم لوگ پکا بال کیونکہ شیک وہ پکا بال مسلمان کا نور ہے چار و محدثوں نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور ترمذی نے کھا کہ

مرقات

مجتبہ

مرقات

یہ حدیث حسن ہے اور مسلم کی روایت قتادہ کے طریق سے جسکی راوی حضرت انس بن  
اسمیں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے اسکو کہ مسلمان آدمی  
اپنے سر اور داڑھی سے پکا ایک بال بھی اکھیڑے۔ بعض علما نے کہا ہے کہ زینت اور  
خوبصورتی کی غرض سے سفید بال کا اکھاڑنا مکروہ ہے ابن العربی نے یہاں  
کراہت کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ پکے بال کا اکھیڑنا منع ہے اور خضاب کرنا منع نہیں  
ہے اسوجہ سے کہ پکے بال کے اکھیڑنے میں پکے بال کو جڑ سے نابود کرنا ہوتا ہے اور  
خضاب کرنے میں یہ بات نہیں ہے کیونکہ دیکھنے والا ضرور اس بات کو جان لیا کہ پکا بال  
موجود ہے صرف رنگ لگا کر سرخ کر دیا ہی۔ یہی وجہ ہے کہ پکا بال اکھاڑنا منع اور خضاب لگانا

منع نہیں ہے۔ اور احیاء العلوم میں تَنْوِجُ رَجُلٍ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْوَكَّانِ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ  
فَصَلَّ خَضَابَهُ وَظَهَرَ شَيْبُهُ فَرَفَعَهُ أَهْلُ الْمَرْأَةِ إِلَى عُمَرَ فَقَدْ تَنَكَحَهُ وَأَوْجَعَهُ  
صَرْبًا وَقَالَ غَرَمْتُ الْقَوْمَ بِالشَّبَابِ وَلَيْسَتْ عَلَيْهِمْ شَيْبُكَ۔ اور کتاب

نذوق العارفين میں اسکا ترجمہ یوں لکھا ہے۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد  
میں نکاح کیا اور وہ سیاہ خضاب کرتا تھا جب کہ نوٹیان نکل آئیں تو بڑا پاکل گیا۔ عورت کو  
خوش واقارب نے یہ قدرہ حضور میں حضرت عمرؓ کے پیش کیا آپ نے نکاح فسخ کر دیا اور اسکو خوب  
پٹیا اور فرمایا کہ تو نے ان لوگوں کو جو انی سے فریب دیا اور بوڑھا پے کوچھپایا۔ مولف  
کہتا ہے افسوس ہے کہ ویسا پیٹنے والا اس زمانہ میں کوئی نہیں ہے۔ ورنہ ہزاروں کی تعزیر

ہو جاتی۔ اور سبھی احیاء العلوم میں داڑھی کو مکروہات کو یا نہیں فرماتی ہیں۔ التَّابِعُ نَتَفَّ بِبَاضِهَا  
اسْتَنَكَحَا قَامَ الشَّيْبَةُ وَقَدْ فَخَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ نَتَفِ الشَّيْبِ وَقَالَ هُوَ نَوَافِلُ الْمَوْتِ  
وَهُوَ مَعْنَى الْخَضَابِ بِالسَّوَادِ وَعِلَّةُ الْكَرَاهِيَةِ مَا سَبَقَ۔ وَالشَّيْبُ نَوْرُ اللَّهِ تَعَالَى

والرغبة عنه زغبة عند النور آھ چوتھا مکروہ داڑھی کے مکروہات سے۔ داڑھی کے سفید بالوں کا اکھاڑنا ہے بوڑھا پے کو بڑا جانکر اور بیشک آنحضرت علیہ السلام نے منع کیا ہے پکے بال کے اکھاڑنے کو اور فسر مایا کہ سفید بال مومن کا نور ہے اور یہ اکھاڑ پکے بال کا سیاہ خضاب کی طرح ہے اسکے کراہت کی علت پھلے بیان ہوئی ہے (اور یہ علت بیان ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سیاہ خضاب دوزخیوں کا ہے اور دوسری ایک روایت میں آیا ہے کہ سیاہ خضاب کافروں کا ہے) اور پکا بال نور خدا کا ہے اس سے نفرت کرنا نور سے منہ پھیرنا اور نفرت کرنا ہے۔ اور فتاویٰ عالمگیری کی جلد خامس میں ہے۔

عالمگیری

نتف الشیب مکروہ للتعزین۔ لا لترہیب العذر وکذا نقل عن الامام کذا فی جواهر الاخلاطی آھ اکھاڑنا پکے بال کا مکروہ ہے زینت دینے کی واسطے۔ نہ واسطے ڈرانے دشمن دین کے ایسا ہی منقول ہے امام ابو حنیفہ سے اور کتاب نزہۃ المجالس میں تا تا زینت سے نقل کیا ہے۔ ولا یکرہ تنفہ الا للزینۃ آھ اور نہیں مکروہ ہے پکے بال کا اکھاڑنا مگر زینت کی واسطے۔ یعنی زینت اور خوبصورتی کے واسطے اگر اکھاڑا جاوے تو مکروہ ہے اور علامہ شامی مولانا محمد امین رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار کے

نزہۃ المجالس

شامی

اس قول کو لا باس بنتف الشیب پر یہ حاشیہ چڑھایا ہے قیدہ فی البنزازیۃ بان لا یكون علی وجه التعزین آھ یعنی اس حکم کو بنزازیہ میں اس قید کے ساتھ مفید کیا ہے کہ پکے بال کا اکھاڑنا اگر آرایش کی غرض سے نہ ہو تو لا باس یہ ہے یعنی کچھ اسکا مضائقہ نہیں ہے آھ مگر یہ خلاف اولے ہی کیونکہ یہ کلمہ لا باس یہ کا خلاصہ اولیٰ اور مکروہ کے محل پر اکثر استعمال کیا جاتا ہے اور کتاب مالا بدمنہ میں ہے۔ تراشیدن ریش بیش از قبضہ حرام است وچیدن موسے سپید از ریش ومانندان مکروہ است

مالا بدمنہ

اکثر وانا داڑھی کا ایک قبضہ سے زیادہ حرام ہے اور چٹا سفید بال کا داڑھی وغیرہ سے  
 مکروہ ہے۔ اور طبرانی کی روایت میں یہ حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے خین شبابکم من شبتہ بشیو حکم وشر شیو حکم من شبتہ  
 بشبایکم۔ تمہارے جوانوں میں سے بھتر وہ ہے جو بوڑھوں کی مشابہت پیدا کرے۔ یعنی  
 وقار اور شایستگی اور بزرگوں کی چال چلن میں مشابہت پیدا کرے۔ اور تمہارے  
 بوڑھوں میں سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی مشابہت پیدا کرے۔ یعنی سیاہ خضاب  
 کر کے یا پکے پال کو چنوا کے یا اسطرح اور کسی بات میں جوانوں کی سی صورت بناوے  
 اس حدیث کو نزہۃ الناظرین اور احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے۔ فقیر کہتا ہے کہ جب  
 سرور کائنات نے پکے بال کے اکھاڑنے کو منع فرمایا۔ اور خود بھی جب حجامت  
 بنواتے تھے تو حجام کا ہاتھ تھام لیا تھا کہ کچا بال نہ اکھاڑنے پاوے۔ اور اپنے  
 پکے سفید بال کے فضائل بھی بیان کئے اور پکے بال کے نہ اکھاڑنے کی علت بھی  
 بیان فرمادیا تو اب کونسا عذر اور کون سی دلیل ہے کہ پکے بال اکھاڑنے والے  
 اپنے فعل سے باز نہ آویں۔ اگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور فعلی  
 دلیل سے قوی زیادہ کسی کے پاس کوئی دلیل ہو تو وہ اسکے مقابلہ میں اسکو پیش  
 کرے۔ جو شخص صحیح حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود ہوتے ہوئے  
 ادھر او دھر بھٹکتا پھرے اسکی گمراہی میں کیونکر شک ہو سکتا ہے جس حدیث صحیح  
 مرفوع کے معارض دوسری حدیث اسی درجہ کی نہ ہو تو اس پر آنکھ بند کر کے  
 عمل کرنا یہی مذہب حنفی کی اصلیت ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور یہی  
 تعلیم انکی اور سارے اکابر مجتہدین اور علمای عالمین کی ہے۔ باقی ہٹ دھرمی

اور اصرار کرنا یہ دوسری بات ہے۔ اور توہمات اور شکوکات کا کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ صاحب طبع سلیم اور سوادتمندوں کی واسطے اس فقہ رضوی کا کافی ہے۔ اور فقیر سراپا تقصیر اس بحث کو اس آیت پر ختم کرتا ہے۔

فَاِذَا بَعِدَ الْحَقُّ اِلَّا الضَّلَالُ

کتبہ الفقیر الی اللہ عز وجل عبد الاول بن حضرت مولانا کرامت علی قدس سرہ  
مورخہ ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۲۳۳ھ ہجری نبوی۔ جون پور۔ محلہ ملا ٹولہ۔

جناب مولانا مولوی قاضی احمد صاحب پنجابی کی تصویب  
حامداؤہ صلیا

تتفہ الشیب اگر بغرض تزمین یا بحث ہو تو ناجائز و مکروہ ہے اور اگر بوقت جہاد بغرض  
ترہیب عدو ہو تو جائز ہے۔ چنانچہ مولانا مولوی عبد الاول صاحب نے اس رسالہ میں  
بحوالہ کتب معتبرہ اس مسئلہ کو تحقیق سے ثابت کیا ہے۔

احمد عفی عنہ

استفتا

کیا فرماتے ہیں علما دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ داڑھی کس قدر لانی رکھنا سنت  
ہے بالتفصیل بیان ہو۔ بیسوا تو جسر عا

الجواب داڑھی ایک مٹھی رکھنا سنت ہے یعنی واجب ہے۔ اور ایک قبضہ سے جب قدر  
بڑھے اسکو کاٹ ڈالنا جائز ہے ہی قول مفتی بہ ہے۔ اور ایک قبضہ سے کم رکھنا خلاف سنت ہی

دلائل حربیل میں - <sup>۱۳۴</sup>نظامِ ہر حق میں ہے اور داڑھی بقدر ایک ٹہنی سکرارز چاہئے کم اس سے نہو اور  
اگر اس سے زیادہ بھی رکھے جائز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ گذر جاوے اور یہ بھی اُس میں لکھا ہے  
اور چوڑا داڑھی کا بقدر قبضہ کے واجب ہے سنت اسکو اس لیے کہتے ہیں کہ ثابت سنت سے  
ہوا ہے جیسے نازعید کو سنت کہتے ہیں انتہی اور عالمگیری میں ہے والقصر سنتہ فیہا  
وہو ان یقبض الرجل لِحیتہ فان مراد منہا علی قبضتہ قطعہ کذا ذکر محمد فی  
کتاب الاشارة عن ابی حنیفہ رحمہ اللہ قال وبہ نأخذ کذا فی محیط السرخسی  
اور ایسا ہی شامی میں بھی ہے - <sup>۲۵۲۹۱</sup>اور وسیلہ احمدیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے قال صلی اللہ علیہ  
وسلم احفظوا الشوارب واعفوا اللحی ای قَصُّوا الشوارب واتركوا اللحی کما ہی ولا  
تخلقوها ولا تنقصوها من القدر المسنون وهو القبضة کما فی نصاب الاحتمساب  
فی الباب السادس اھ خلاصہ یہ کہ ایک ٹٹھی داڑھی لانی رکھنا واجب ہے اس سے  
زائد ہو تو مفتی ہے کہ اسے کٹوا دے اور اگر نہ کٹوا دے تو جائز ہے اور ایک قبضہ  
کم رکھنا خلاف سنون ہے اور یہ بھی نظامِ ہر حق میں لکھا ہے - اور منڈوانا اور پست کرنا  
داڑھی کا حرام ہے اور وضع اکثر مشرکوں کی ہے انتہی حیحان پست کرنے کا یہ طلب  
ہے کہ مقدار سنون سے عینے ایک ٹٹھی سے کم کرنا ناجائز ہے <sup>۱۳۴</sup>واللہ اعلم بالصواب  
کتبہ الفقیر الی اللہ عز وجل عبد اللہ بن علی النجفی الجوفوری -

خاتمہ

الحمد للہ کہ رسالہ اذالۃ الريب فی منع تنف الثیب مصنفہ جناب مولانا حافظ حاجی  
عبد الاول صاحب جون پوری - باہتمام راجی رحمۃ النان حافظ عبد الرحمن خان مطبع جادو  
پریس واقع محلہ عبید گروٹہ منحلات شہر جون پور میں تباریخ ۱۵ - جمادی الاولی ۱۳۵۶ کو چھپا



## جناب مولانا حافظ عجمی الاول صاحب کی مطبوعہ تالیفات کے نام

نوادر منیہ فی مناقب ابی حنیفہ - نفحۃ الغبریۃ فی اثبات القیام فی مولود خیر البریہ - ہدایت النسوان  
 فی التواریخ - الظہار حق - الازہر فی تسامح شراح المنہقر - المسک الاذفر فی بیان الحج الاکبر والا  
 النجالة المرتبہ - احسن الوسائل الی حفظ الاول - خیر الخطب - محاکمہ بن فضیلہ عائشہ وفاطیہ  
 فصل الخطاب فی ذکر ابی شیمہ - احسن التواریخ - المواہب العلیہ فی المعادہ اللطیہ - الطريق السہل  
 الی حال ابی حنبل - فتح الکلام - اللطافہ فی جواز اضافہ کافہ - البسط فی بیان الصلوۃ الوسطی  
 الطریقت للادیب الطریقت - الزلازل - المنطوق بمعرفۃ الفروق - شرح سبعہ معلقہ  
 حاشیہ بان سعاد - التحقیقات الخفیہ - النجاشی السول بذکر شیب الرسول - الدرۃ الغالیہ  
 فی مناقب معاویہ - البیان المنجم فی کشف المستجم - تمرین الطلاب لحصول الاداب - نیرۃ الہا  
 بالحدیث والعمامہ - الدر النضید فی غر القصید - جوامع الکلم - القول الدوم فی ذکر النوم  
 اجازۃ الذخائر - جواب الی از جانب رسالت بناسی - مجلۃ الادیب لاجلۃ السندیہ -  
 ترقین الادیب - شجرۃ امام ابو حنیفہ - تسکین خاطر - قصیدہ وجمیہ - البغ الکلام - فی  
 کتب النبی علیہ السلام - عمدۃ النقول فی کیفیۃ ولادۃ الرسول - کتاب اربعین بترجمہ - کچھ  
 فتاویٰ بانیہ فی الاحکام الثمانیہ - نافع المسالین - دافع الخباثت فی حرمتہ اللواطت  
 شکد المعطی ذکر مولفات امام سیوطی - مہادی الادب فی تقدیر قصائد العرب - ازالۃ الیب فی منع متفشیب  
 وقوف النبی علیہ السلام - مفید الفتی - واضح ہو کہ ان کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں زیر تصنیف  
 ہیں جو انتشار اللہ تعالیٰ عنقریب تیار ہو کر ہدیہ ناظرین ہونگی۔

المستہر محمد عبد المجید کاپی نویس محمد ملا لکھنوی شہر جون پور۔





CALL No. { ۲۹۷ } ACC. No. ۶۳۹۲۱  
 AUTHOR.....عبدالله  
 TITLE.....ازالة الريب  
 ۱۹۳۳



MAULANA  
 AZAD  
 LIBRARY



ALIGARH  
 MUSLIM  
 UNIVERSITY

**-:RULES:-**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.